سلسلہ ۱۰۴/۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سیرت و کردار کی تبدیلی کی ضرورت

از حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی صاحب

یہ تقریر جامع مسجد اورنگ آباد میں ۷ اکتوبر ۱۹۸۲ء کو کی گئی!!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ۔

حضرات! ابھی قاری صاحب نے جو آیات تلاوت کی ہیں، ان میں ایک آیت تھی:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہ

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ

(سورہ الاسراء - ۸۰)

ترجمہ: اور کہو کہ اے پروردگار مجھے اچھی طرح داخل کیجیو اور اچھی طرح نکالیو۔

یہاں اورنگ آباد آکر مجھ جیسے تاریخ کے طالب علم پر کچھ پرانی یادوں

www.abulhasanalinadwi.org

کا اثر تازہ ہو جاتا ہے۔ یہ کوئی غیر معمولی اور عجیب بات نہیں ہے۔ مؤرخوں کی ایک بڑی دشواری یہ ہے کہ وہ اپنے تاریخی مطالعہ سے کسی جگہ علیحدہ ہو نہیں سکتے۔ تاریخ کے نتائج بدلی بن کر سامنے آجاتے ہیں، وہ کتنا ہی چاہیں کہ وہ اس سے ہٹ جائیں، ہٹتے نہیں ہیں۔

اورنگ آباد کو میں ہندوستان کا غرناطہ کہتا ہوں، جو لوگ تاریخ اسلام سے واقف ہیں وہ اس تشبیہ کو سمجھیں گے۔ ان دونوں میں مماثلت ہے، اس میں عربی اسلامی سلطنت تھی جس نے صدیوں یورپ میں ڈنکا بجایا، اس کے بارِ احسان سے وہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتا اس نے یورپ کو بہت کچھ دیا، کاش کہ وہ پورے یورپ کو اسلام کی دعوت دیتا، اس سے یہ بڑی کوتاہی ہوئی اس کوتاہی کے جرمانے میں اللہ تعالیٰ نے اس سے ملک ہی لے لیا۔

عربوں نے یورپ کو علم کی روشنی دی، حقیقت پسندی اور استقراء کا طریقہ دیا جس کو یورپ کی علمی ترقی میں بہت بڑا دخل ہے، اندلس ہی ہے، جو یورپ کو قیاس سے استقراء پر لایا۔ قیاس یہ ہے کہ آپ اپنی طرف سے کوئی اصول و کلیہ، اپنی ذہانت و مطالعہ سے بنالیں، اور اس کے بعد جزئیات کو اس کے ماتحت کرلیں اور استقراء یہ ہے کہ آپ جزئیات پر غور کریں، پھر ان کے عمومی اور اجتماعی مطالعہ سے آپ ایک کلیہ بنائیں، جزئیات اس کی شہادت و گواہی دیتی ہیں کہ یہ کلیہ ہونا چاہیے۔

یورپ نے جو ترقی کی ہے، اور فلسفۂ مابعد الطبیعات سے ہٹ کر

www.abulhasanalinadwi.org

سائنس، ٹکنالوجی اور تجربہ پر آیا ہے وہ استقراء کے اصول کو مان لینے کی وجہ سے، اور یہ دین اور عطیہ ہے۔ اندلس اسلامی (اسپین) کا۔ اس نے طب کا فن دیا، اور یونان کا فلسفہ منتقل کر کے یورپ کو دیا۔ انہوں نے یونان کے فلسفہ کو سمجھا، اس کو ہضم کیا، اور پھر اس کی شرح کی، پھر اسی کے ترجمے انگریزی اور دوسری زبانوں میں ہوئے ــــ لیکن ان سے کوتاہی یہ ہوئی کہ انہوں نے خالص اسلام کی دعوت یورپ میں نہیں پھیلائی۔ وہ علوم و فنون کی ترقی، اور ادب و شاعری کی ترقی میں لگ گئے۔ یہ اس وقت کا موضوع نہیں اورنگ آباد آکر یہ زخم کہن تازہ ہو جاتے ہیں، وہاں اسلامی عرب سلطنت کا زوال ہوا، اور اس کی آخری فصل (Chapter) لکھا گیا، یہاں ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کا زوال شروع ہوا جو بہر حال مسلمانوں کے اقتدار کی ایک نشانی تھی، مورخ و ناقد اس پر کتنی تنقید کریں ہیں اس کے بہت سے کارناموں کو ماننا پڑے گا ــ لیکن میں متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ حکومت و سلطنت اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور خود قرآن پاک میں اس کو ایک بڑی نعمت کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم سے کہتے ہیں:

یٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْبِيَآءَ وَجَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ٥ (المائدہ ــ ۲۰)

www.abulhasanalinadwi.org

ترجمہ: بھائیو! تم پر جو احسان کیے ہیں ان کو یاد کرو کہ اس نے تم میں پیغمبر پیدا کیے اور تمہیں بادشاہ بنایا، اور تم کو اتنا کچھ عنایت کیا کہ اہلِ عالم میں سے کسی کو نہیں دیا۔

حکومت و سلطنت ایک نعمت ہے لیکن حکومت و سلطنت کوئی ایسی خارجی اور مصنوعی چیز نہیں ہے جو کہیں سے لاکر کہیں ٹھونک دی جائے، یا خود بخود پیدا ہو جائے، حکومت و سلطنت تو ایک خاص کردار، احساسِ ذمہ داری، ہمدردیٔ خلائق اور جذبۂ خدمت کا مظہر ہے یعنی جب کسی جماعت یا ملت کا خاص مزاج و کردار پیدا ہو جاتا ہے تو اس مزاج و کردار کی وسعت اور گہرائی کے مطابق اس کو موقعہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی خطۂ زمین پر اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرے۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ ۝ (یونس — ۱۴)

ترجمہ: پھر ہم نے ان کے بعد تم لوگوں کو ملک میں خلیفہ بنایا تا کہ دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو۔

اصل چیز ہے سیرت و کردار، اور وہ طرزِ زندگی ہے جو ایک سلطنت ہی نہیں بلکہ سلطنت سے بڑی چیزیں، یعنی معرفتِ الٰہی، اللہ کے یہاں کی مقبولیت، نظر کی تاثیر اور خیرِ عام اور ہدایت و رحمتِ الٰہی کا دروازہ کھولنے کا کام کرتی ہے، سلطنت تو اس کا ایک ہلکا اور ایک پھیکا سا نشان ہے۔ ایمانی سیرت وہ چیز ہے جو آفاق و انفس کی فتوحات

www.abulhasanalinadwi.org

عطا کرتی ہے، جس کے سامنے سلطنتیں ہیچ ہیں وہ اصل چیز جو ہر خیر کا منبع و سرچشمہ ہے، وہ ہے سیرت ۔ میں نے کسی موقعہ پر کہا تھا کہ ارادے اداروں کو پیدا کرتے ہیں، ادارے ارادوں کو پیدا نہیں کرتے۔ اصل چیز ہے صحیح ارادہ، جب صحیح ارادہ ہو جاتا ہے تو پھر سینکڑوں ادارے وجود میں آتے ہیں، ادارے جیتے ہیں، مرتے ہیں، پیدا ہوتے ہیں اور ختم ہو جاتے ہیں لیکن ارادۂ انسانی جب صحیح ہو جائے اور انسان کی نیت نیک ہو جائے، انسان کی سیرت، شریعت کے سانچہ میں ڈھل جائے، انسان کے اعمال و تصرفات منشائے الٰہی کے تابع ہو جائیں۔ منشائے الٰہی کے سانچہ میں ڈھل کر نکلیں، اور ذہن کا رخ صحیح ہو جائے کہ ہر بنِ مُو سے صدا آئے۔

وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ
مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا

تو ان کے قدموں کے نیچے کسریٰ و قیصر کے تاج آتے ہیں ؎

در شبستان حرا خلوت گزید
قوم و آئین و حکومت آفرید
ماند شبہا چشمِ او محرومِ نوم
تا بتختِ خسروی خوابیدہ قوم

اقبالؒ کہتے ہیں آپؐ کی اُمّت تختِ خسروی پر آکر سو گئی، یعنی اس نے تختِ خسروی کو ایک معمولی چارپائی اور ایک سریر سمجھا، اس کو خاطر

www.abulhasanalinadwi.org

میں نہیں لائی، جہاں بیٹھنا چاہیے تھا، جاہ وجلال کا اظہار کرنے کے لیے وہاں سو گئی۔

تو اصل چیز کیا ہے؟ خدا کو جب منظور ہوگا، اور خدا کی حکمت کا تقاضا ہوگا تو سلطنت وجود میں آئے گی اور جب خدا کی حکمت کو کچھ اور تقاضہ ہوگا تو اس سے بھی بڑی چیزیں وجود میں آئیں گی، یہ درویشانِ بے نوا، یہ فقیرانِ کج کلاہ، آپ کی سرزمین میں آرام فرما ہیں۔ انہوں نے بادشاہوں پر حکمرانی کی ہے، حضرت خواجہ برہان الدین غریبؒ.... کے واقعات پڑھیے، حضرت خواجہ زین الدینؒ کے واقعات پڑھیے — ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ شیخ زین الدینؒ کو بادشاہِ وقت نے طلب کیا، جو اس وقت کا سب سے بڑا بادشاہ تھا، کسی بات پر اس کو ناگواری ہوئی، تو انہوں نے خواجہ برہان الدین غریبؒ کی قبر پر آکر اپنی لاٹھی گاڑ دی اور کہا، اب جس میں دم اور ہمت ہو وہ یہاں سے اٹھا کر دیکھے، تو اس کے سامنے بادشاہ ہی جھکا، وہ اس کے سامنے نہیں جھکے، ایسی نظیروں سے پوری تاریخ بھری ہوئی ہے۔

اصل چیز کیا ہے، وہ ہے سیرت کا پیدا کرنا، جس کا عنوان ہے "اَدْخِلْنِیْ" میں داخل ہوں تو تیرے حکم کے مطابق، نکلوں تو تیری تعلیم اور منشاء کے مطابق، جس کو "مُدْخَلَ صِدْقٍ" اور مُخْرَجَ صِدْقٍ کہا گیا: وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا (الاسراء — ۸۰) اور اپنے ہاں سے زور و قوت کو میرا مددگار بنائیو، کہا گیا، آپ کے سوا مدد کرنے والی کوئی ذات

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں ہے، میرے لیے آپ اپنی طرف سے طاقت پیدا کر دیجئے، اصل مسلمانوں کی طاقت اس میں مضمر ہے، کس کی سلطنت رہی ہے؟ اگر کسی کی سلطنت رہتی تو خلافت راشدہ رہتی اور اس کے بعد کوئی شہنشاہی رہتی تو سلطنت عباسیہ جو پورے متمدن افریقہ اور ایشیا کے عظیم ترین ممالک پر حکومت کرتی تھی یہ مغلوں کی سلطنت خود کتنی بڑی سلطنت تھی، یہ چیز یعنی نعمت اللہ تعالیٰ کسی کو دے تو فائدہ اٹھانا چاہیے، میں اس کی تحقیر نہیں کرتا لیکن یہ مسلمان کے لیے موت وزندگی کا سوال نہیں ——— یہ نہیں کہ سلطنت ختم ہو جائے تو یہ امّت مر گئی اور جب سلطنت آئے تو یہ امّت زندہ ہو گئی، امّت سلطنت سے بالاتر ہے، سلطنت امّت سے بالاتر نہیں۔ سلطنت امّت کے لیے ہے، امّت سلطنت کے لیے نہیں، سیرت سلطنت بھی پیدا کرتی ہے اور سلطنت سے بھی عظیم تر چیز پیدا کرتی ہے اور وہ سیرت خود خدا کو پسند ہے، جس کے انعام میں وہ ساری دنیا بھی عطا کر دے، اور ہفت اقلیم کی سلطنت بھی عطا فرما دے..... اور عطا بھی فرمائی ہے، کبھی حضرت سلیمان علیہ السلام کو اور کبھی اپنے کسی اور محبوب بندے کو۔

”وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ۔“

میرا چلنا، پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، مرنا جینا سب تیرے لیے ہو اور الفاظ قرآنی میں وہ کہا جا سکے جس کی نبی کو تعلیم دی گئی ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

www.abulhasanalinadwi.org

لَا شَرِيْكَ لَهٗ ج وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

(الانعام ——— ۱۶۲)

ترجمہ (یہ بھی) کہہ دو کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب خدائے رب العالمین ہی کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں، اور مجھ کو اسی بات کا حکم ملا ہے اور میں سب سے اوّل فرمانبردار ہوں ۔

مسلمان کی زندگی شریعت کے سانچہ میں قرآن و حدیث کے سانچہ میں سیرتِ نبوی ؐ کے سانچہ میں ڈھل کر نکلے ، نہ اپنی خواہش سے جانا نہ اپنی خواہش سے آنا نہ اپنی خواہش سے اٹھنا، نہ اپنی خواہش سے بیٹھنا، نہ اپنی خواہش سے حکم چلانا، نہ اپنی خواہش سے حکم ماننا، اور نہ اپنی خواہش سے کسی کو زیر کرنا، نہ اپنی خواہش سے کسی کے سامنے زیر ہونا، یہ ہے اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ ۔

ہر کام کے لیے شریعت کی دلیل چاہیے، خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے، اس وقت کا فرمان کیا ہے، اس وقت کا حکم کیا ہے ؟ اس وقت خدا کا حکم ہے کہ ہم جھک جائیں، اس وقت خدا کا حکم ہے کہ ہم رک جائیں، حالی نے صحابہؓ کرامؓ کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے ؎

بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ ان کی
شریعت کے قبضہ میں تھی باگ ان کی
جہاں کر دیا نرم نرما گئے وہ !!
جہاں کر دیا گرم گرما گئے وہ !!

www.abulhasanalinadwi.org

حضرات! مجھے ایک تاریخ کے طالب علم کی حیثیت سے، پرانی یادیں ستائیں اور میرے دل میں چٹکی لیں۔ یہ الگ بات ہے، لیکن قرآن ازلی و ابدی کتاب ہے، اور وہ خدا کا فیصلۂ ناطق ہے، اصل چیز ہے اسلام کی سیرت بنانا، یعنی نفس کی خواہش اپنے ذاتی مفادات اور وقتی تقاضوں کو شریعت کے سامنے جھکا دینا اور اس کے تابع بنا دینا، یہ جھوٹی عزت، یہ ناموری، یہ شہرت، ہم چشموں میں عزت کوئی چیز نہیں ہے، اصل چیز ہے امر الٰہی؛ اور امر الٰہی کیا ہے؟ اس کو تلاش کرنا کہ اللہ تعالےٰ ہماری کیسی زندگی چاہتا ہے، اس وقت اسلام کی مصلحت کا تقاضا کیا ہے؟ معیار اور کسوٹی یہ ہے کہ ہمیں کیا ملے گا؟ ساری جد و جہد، سیاسی جد و جہد سے لے کر معاشی جد و جہد تک اسی مرکز کے گرد گھومے وہ کیا؟ کہ ہمیں اس سے کیا ملے گا؟

آج تمام دنیا میں مسلمان ہیں، کون سا ملک ہے جہاں آپ کے ملک کے لوگ موجود نہیں؟ لیکن کس کے لیے ہیں، بس یہی مسئلہ ہے دعوت پھیلانے کے لیے نہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ انسانیت پر رحم کھا کر، انگلستان، کینیڈا، امریکہ خود عرب ملکوں کی موجودہ خطرناک دیکھ کر وہ بے چین ہو کر اپنے گھروں سے نکلے ہوں، یہ اَخْرِجْنِی مُخْرَجَ صِدْقٍ نہیں ہے اور وہاں جو گئے تو یہ ”اَدْخِلْنِی مُدْخَلَ صِدْقٍ“ نہیں ہے، معاشی مصلحت کے مفاد نے ان کو نکالا، معاشی مفاد نے ان کو وہاں داخل کیا، معاشی و ذاتی و خاندانی مفاد نے ان کو وہاں رکھا، جب اس کا تقاضا

www.abulhasanalinadwi.org

ہوگا کہ مکہ کے بجائے نیویارک چلے جائیں تو وہ چلے جائیں گے۔ آپ جب چاہیں امتحان لے کر دیکھ لیجئے، اور جب اس کا تقاضا ہوگا کہ مکہ چلے آئیں تو وہاں چلے آئیں گے۔ اس لیے نہیں کہ وہاں حرم ہے، بلکہ اس لیے کہ معاشی مسئلہ کا تعلق وہاں سے ہے یہ نہ مُدْخَلَ صِدْقٍ پر عمل کر رہے ہیں اور نہ مُخْرَجَ صِدْقٍ پر چل رہے ہیں۔ یہ اللہ کا حکم ہے، اپنے نبی کو تعلیم دی جارہی ہے، اور آپ ﷺ کے ذریعہ آپ کے طفیل میں اُمّت کو تعلیم دی جارہی ہے، ہم دعا کریں رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ ہمارا جینا مرنا، ہمارا کسی سے خوش ہونا، کسی سے ناراض ہونا، ہمارا لوٹنا اور جڑنا، ہمارا بگڑنا اور بننا، یہ سب خدا کے حکم اور امرِ الٰہی کے تابع ہو، پھر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ کیا عطا کرتا ہے؟ شکوہ اس سیرت کے بدل جانے کا ہے، اس ذہن کے بدل جانے کا ہے کہ شریعت ہماری امام نہ رہی، شریعت ہمارا فیصلہ کرنے والی طاقت نہ رہی جو ہمارے مسائل میں ایک حکم کی حیثیت رکھے۔ ہم نے شریعت کو حاکم نہیں بنایا، ہم نے اپنی خواہشات کو اپنے مفادات کو حَکَم بنایا، بس اس وقت اصل انقلاب جو مسلمانوں کے لیے ضروری ہے، وہ ہے سیرت کا اختیار کرنا کہ ہماری زندگی اللہ اور اس کے رسول کے منشاء کے مطابق بن جائے، وہ ہم سے جو کرائے وہ ہم کریں، وہ جو چھڑائے وہ ہم چھوڑیں۔

آج امتحان لے لیجئے، ہم سب مسلمان کہلاتے ہیں، اللہ کا شکر ہے اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار انعام ہے۔ ایمان کی دولت ہمارے پاس ہے۔ یہ

www.abulhasanalinadwi.org

ہرگز اس کا انکار نہیں کرتا، اور نہ اس کی اہمیت کم کرتا ہوں لیکن اس کے بعد ہماری سیرت کیا ہے؟ جس میں فائدہ دیکھا اس کو کیا، سیاسی جدوجہد کو لے لیجیے کہ ہمارے سامنے اسمبلیوں اور پارلیمنٹوں کی ممبریاں ہیں۔ اس کے بعد کمیٹیاں ہیں، اس کے بعد کمیشن ہیں اور اس کے بعد کے فوائد ہیں عزتیں ہیں، سرخ روئی ہیں اور دوسرے میدانوں میں دیکھ لیجیے۔ شادی بیاہ ہے، بس اس میں جو کچھ ہو رہا ہے، غلط ہو کہ صحیح، اس کا مقصد یہ ہے کہ برادری میں تعریف ہو، نام روشن ہو، دھوم مچے کہ فلاں کی شادی اس طرح سے ہوئی، فلاں کام اس دھوم دھڑکے سے ہو، یہ تو اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ نہیں ہے مسلمان کو پہلے یہ پوچھنا چاہیے کہ شریعت کا حکم کیا ہے، یہ ہمارے لیے جائز ہے کہ نہیں؟ صحابۂ کرام رضؓ نے تو یہی کیا کہ شراب جیسی چیز ــ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم سب کو محفوظ رکھا ہے ــ کسی نے کہا ہے ع

چھٹتی نہیں ہے منہ سے یہ کافر لگی ہوئی

امریکہ میں پریذیڈنٹ ہوور (HOOWER) کے زمانہ میں اس بات کی بھرپور کوشش کی گئی کہ امریکہ سے شراب چھوٹ جائے، دیکھ لیجیے اس کی تمام تر تفصیلات کہ اس کے لیے کیا کیا ذرائع استعمال کیے گئے، اس کے لیے جان تک کی بازی لگا دی، پروپیگنڈہ کیا، ترغیبات دیں، اس کے نقصانات بیان کیے گئے۔ تاریخ کی شہادت موجود ہے کہ بجائے کم ہونے کے مزید لت پڑ گئی اور ضد ہو گئی کہ شراب نہیں چھوٹ سکتی۔ آخر میں صدر اور حکومت کو ہار ماننی

www.abulhasanalinadwi.org

پڑی۔ انہوں نے ہار نہیں مانی، اس کے مقابلہ میں مدینہ میں بوریہ پر بیٹھ کر اللہ کا بندہ اور اللہ کا رسولؐ کہتا ہے:

یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

(المائدہ ــــ ۹۰)

ترجمہ اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پاسے (یہ سب) ناپاک کام اعمالِ شیطان سے ہیں، سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔

یہ کہنا تھا کہ ادھر سے آواز آئی "اِنْتَہَیْنَا اِنْتَہَیْنَا" لوگوں کا بیان ہے کہ ہونٹوں پر جتنی شراب گئی، اس سے آگے نہ بڑھنے پائی، ایک قطرہ بھی نہیں گیا، اسی وقت انڈیل دی جو جہاں بیٹھا تھا اس نے وہیں انڈیل دی، دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ مدینہ کی گلیوں اور نالیوں میں شراب اس طرح بہہ رہی تھی جیسے پانی بہتا ہے۔ اب اس کے بعد دیکھئے کہ شراب پینے کے کتنے واقعات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں پیش آئے جبکہ تمدن بھی آگیا تھا، اور روم وایران اور شام کی دولت کے خزانے امنڈ آئے تھے۔

اس وقت جس چیز کی کمی ہے اور جو چیز فیصلہ کن اور انقلاب انگیز ہے وہ ہے اسلامی سیرت کا اختیار کرنا اور اگر ایسا اجتماعی طور پر ہو تو کیا کہنے ہیں اجتماعی طور پر الحمد للہ کوششیں ہو رہی ہیں۔ انفرادی طور پر کوشش کر کے دیکھئے اور آپ سب لوگ الحمد للہ یہاں پر موجود ہیں، ہم میں سے ہر ایک شخص یہ طے کرے کہ شریعت کو مقدم رکھنا ہے، حکمِ الٰہی اور حکمِ شرعی پوچھنا ہے، کوئی بھی کام

www.abulhasanalinadwi.org

ہو، سیاسی انتخاب و الیکشن سے لے کر شادی بیاہ، ختنہ، عقیقہ، مکان کی تعمیر جائداد کی تقسیم اور کھانے پینے تک یہ دیکھنا ہے کہ شریعت کی اجازت ہے کہ نہیں، اور شریعت کا حکم کیا ہے؟ اگر یہ بات پیدا ہو جائے تو تمام کوششیں حاصل، آپ کا یہاں آنا حاصل، اور میرا یہاں آنا اور کچھ کہنا حاصل ورنہ ع

نشستند و گفتند و برخواستند

یہ برسوں سے ہو رہا ہے نہ ہمیں کہنے سے فرصت ملتی ہے اور نہ آپ کے سننے کی عادت جاتی ہے، اس کا کچھ حاصل ہونا چاہیے، جو نمازی نہیں ہے وہ اب اس نماز سے جو ظہر کے وقت آنے والی ہے، مرتے مر جائے عہد کرے کہ نماز نہیں چھوڑیں گے۔ اگر خدانخواستہ آپ کسی ناجائز چیز کے عادی ہیں تو یہیں تو یہ کیجیے کہ اب اسے ہاتھ نہیں لگانا ہے۔ مسلمان سیاسی طور پر اتنے پیچھے ہیں۔ ہر جگہ اسی بات کا رونا ہے۔ سنتے سنتے کان پک گئے، جان لبوں پر آ گئی ہے۔ بس ہو چکا۔ کم سے کم اپنے شعور کے وقت سے سن رہا ہوں، کوئی مجلس کوئی جلسہ اس سے خالی نہیں، سیاسی رونا، اقتصادی رونا لیکن کوئی عزم نہیں، کوئی فیصلہ نہیں۔ ضرورت ہے ہم اپنی سیرت بدلیں! اس کے بغیر کام نہیں چلتا، اور جب اللہ اپنے محبوب رسولؐ سے یہ کہے اور اس کو تلقین کرے اور یہ وظیفہ بتائے کہ تم یہ دعا کرو کہ رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ تو ہم کس شمار قطار میں ہیں۔ قانون تو معمولی آدمی نہیں بدلتا، اور یہ تو اللہ تعالیٰ کا قانون ہے، اور قانون یہ ہے کہ پہلے تم بدلو۔

www.abulhasanalinadwi.org

يٰبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْ أَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَأَوْفُوْا بِعَهْدِيْ أُوْفِ بِعَهْدِكُمْ (البقرہ - ۴۰)

ترجمہ: اے بنی اسرائیل! میرے وہ احسان یاد کرو جو میں نے تم پر کیے تھے اور اس اقرار کو پورا کرو جو تم نے مجھ سے کیا تھا میں اس اقرار کو پورا کروں گا جو میں نے تم سے کیا تھا۔

اے بنی اسرائیل! (جو اس وقت کی معزز و مکرم قوم تھی) اللہ کے احسان کو یاد کرو، جو تم پر کیا، اور میرے عہد کو پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا ترتیب یہ ہے، لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اللہ میاں اپنا عہد پورا کردیں، باقی پھر دیکھا جائے گا، اور اللہ میاں علیم و خبیر ہے۔ دل کے حالات جاننے والا ہے، پہلے سے دل میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے، سارا شکوہ خدا سے ہے، ارے صاحب یہ اُمّتِ مرحومہ، یہ اشرف الامم کس طرح ذلیل کیسی خوار ہے، ہر جگہ پیٹ رہی ہے اور یہ نہیں دیکھتے کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ آپ اپنی زندگی میں کون سی تبدیلی لائے۔ اتنے دنوں سے وعظ ہو رہے ہیں، تبلیغی جماعت کام کر رہی ہے، ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ نہ شادی بیاہ کے رسم و رواج میں کوئی فرق ہے اور نہ مسلمانوں کے اسراف میں کوئی فرق ہے، اسی شہر میں کسی جگہ سے گزر رہا تھا، وہ روشنی دیکھی وہ روشنی دیکھی، خطرہ ہوا کہ شاید یہ گھر کسی مسلمان کا ہو۔ بس ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تمام روشنی یہیں آگئی ہے کسی بات میں فرق لانے کو تیار نہیں۔ بیس برس پہلے اور دس برس پہلے جو طرزِ زندگی تھا، وہی آج ہے جو نماز کے پابند نہیں، وہ نماز کے پابند

www.abulhasanalinadwi.org

نہیں۔ جو پینے پلانے کا عادی تھا وہ پینے پلانے کا عادی ہے۔ جو مال میں، حقوق العباد میں، معاملات میں دیانت داری کو ضروری نہیں سمجھتا تھا وہ اب بھی ضروری نہیں سمجھتا۔ جو ہاتھ لگ جائے وہ اپنا مال۔ یہی ہندوستان کا ملک ہے، اگر آپ میں صداقت آجائے، انصاف آجائے، آپ میں خلوص آجائے۔ آپ میں ہمدردی آجائے۔ انسانی جان و مال کا پورا احترام اور ملک کو بچانے کے لیے پوری فکر پیدا ہوجائے تو کوئی زبردستی کی بات نہیں، سُنّتِ خداوندی تو بڑی چیز ہے فطرتِ انسانی ہے کہ کہا جائے گا، اب آپ ہی انتظام سنبھالیے کہ یہ ملک تباہ ہو رہا ہے، اب گاڑی چلتی نہیں ہے۔ ہر آدمی آپ ہی کو چاہتا ہے۔ اپنا کام کرانا چاہتا ہے۔ اپنا وقت بچانا چاہتا ہے، نقصان سے بچنا چاہتا ہے، انسانی فطرت ہے۔ اگر اسے معلوم ہوجائے کہ یہ کام آپ ہی کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے تو پھر کہاں کا قومی تعصب اور کہاں کی فرقہ وارانہ عصبیت، سب کہیں گے، لیجیے بس اب آپ ہی ذمہ داری قبول کیجیے۔ قوموں کی لیڈر شپ اس طرح ہاتھ میں نہیں آتی کہ آپ لڑتے بھی رہیں اور کام کچھ نہ کریں، اور شکوہ شکایت کریں، اور اس کے بعد کہیں کہ اقلیت میں ہونے کے باوجود ہمیں وہ حقوق ملیں، اور ہماری مرضی پوری ہو اقلیت تو اقلیت، فردِ واحد اپنی دیانت سے اپنی خداترسی سے اپنی قابلیت سے سب کو جھکا لیتا ہے اور اپنا لوہا منوا لیتا ہے، سیاسی شکوے، سیاسی مظاہرے اور احتجاج بہت ہیں لیکن ہم اپنی سیرت نہیں بدلتے،

www.abulhasanalinadwi.org

ہم ہیں کا ہر آدمی جس جگہ ہے جس محکمہ میں ہے، جس محاذ پر ہے، وہ ثابت کر دے کہ آپ ایک سچے، راست باز انسان ہیں حق و انصاف کے معاملہ میں آپ ہندو مسلم کی بھی کوئی تفریق نہیں کرتے، آپ کے لیے حرام ہے کہ آپ کسی ناجائز پیسے کو نظر اٹھا کر بھی دیکھیں، یہ آپ کچھ دن کر کے دیکھئے پھر ہندوستان کا نقشہ کیا ہوتا ہے، اور آپ کس مقام پر نظر آتے ہیں؟

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(بشکریہ "تعمیر حیات" لکھنؤ)

(۲۵ فروری ۱۹۸۸ء)

قرآن

چاہتا ہے کہ

○ اس پر ایمان لایا جائے ○ اسے پڑھا جائے

○ اسے سمجھا جائے ○ اس پر عمل کیا جائے

اور ○ اسے دوسروں تک پہنچایا جائے

آپ کا فرض ہے کہ آپ مستعدی سے حقوق کی ادائیگی کا بندوبست کیجیے۔

القادر پرنٹنگ پریس کراچی۔ فون : 723748

www.abulhasanalinadwi.org